سبق:9

جہانگیر کا انصاف

اس ڈرامے کے کردار: بادشاہ جہانگیر اور درباری

فریادی عورت

بیگم نور جہاں

مسلح کنیزیں

چند سپاہی

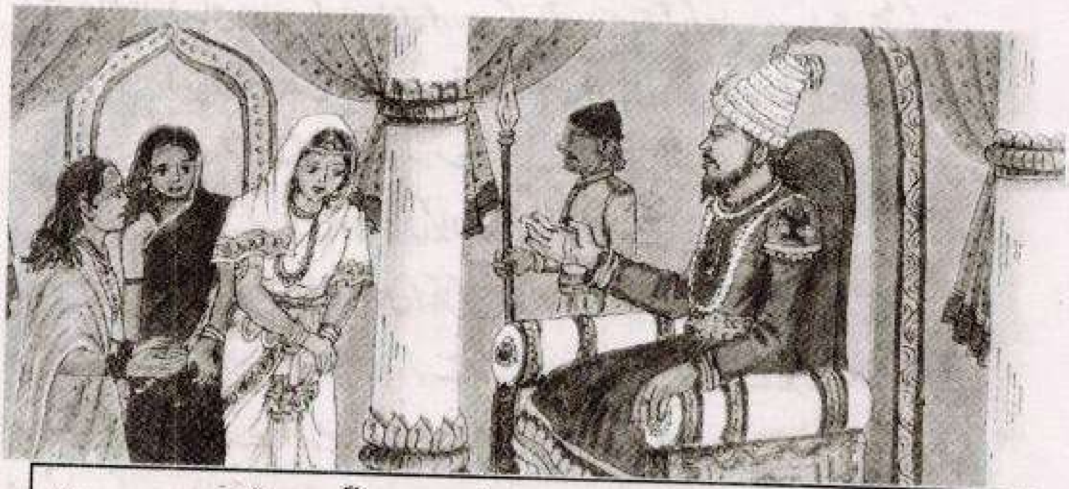

مغلیہ سلطنت کا عظیم حکمراں اور اپنی عدل پسندی کے لئے مشہور بادشاہ جہانگیر شاہی تخت پر بیٹھا ہے۔ بادشاہ کے سامنے قطار بند نشستوں پر وزراء اور دیگر مشیر کار حکومت باادب بیٹھے ہیں۔ اچانک بکھرے ہوئے بالوں والی ایک پریشان حال عورت روتی بلکتی دربار میں داخل ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ جس کو سپاہی روکنا چاہتے ہیں۔ جب بادشاہ کو خبر ملتی ہے تو وہ فریادی عورت کو دبار میں آنے کی اجازت دیتا ہے۔

فریادی عورت: (زاروقطار روتے ہوئے بادشاد کے قدموں میں گر پڑی) دُہائی ہے جہاں پناہ!
آپ کے رہتے ہوئے مجھ غریب کا سہاگ لُٹ گیا، میرے شوہر کو تیر مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اب میرا کیا ہوگا؟ میں اب کس کے سہارے زندگی بسر کروں گی؟ میرے بچوں کا خیال کون رکھے گا............؟
جہاں پناہ میرے ساتھ انصاف کیجئے۔ مجھے انصاف چاہئے!

بادشاہ جہانگیر: (حیرت کے ساتھ) بہن تم کون ہو؟ کس نے تمہارے شوہر کو مارا؟ کون ہے وہ، جس نے ایسا ظلم کیا ہے۔

فریادی عورت: بادشاہ سلامت! قاتل آپ کے محل میں ہی ہے۔

باشاہ جہانگیر: حیرت زدہ ہوکر۔ ہمارے محل میں؟ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ تم ہوش میں تو ہو؟ قاتل! وہ بھی ہمارے محل میں؟

فریادی عورت: جہاں پناہ! میں سچ کہہ رہی ہوں۔ آپ کے محل کا ہی ہے۔

بادشاہ جہانگیر: (سپاہیوں سے) سپاہیو! اس عورت کے ساتھ جاؤ اور قاتل کو ہمارے دربار میں پیش کرو!
(سپاہی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فریادی عورت کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں)

سپاہی: بہن، تم فکر نہ کرو! بادشاہ سلامت تمہارے ساتھ پورا انصاف کریں گے۔ بادشاہ اُس کو ہرگز نہیں بخشیں گے۔ قاتل خواہ کتنا ہی بڑا اور اہم آدمی ہو۔
(مسلح کنیزیں بیگم نور جہاں کو پکڑ کر دربار میں لے آتی ہیں)

فریادی عورت: (نور جہاں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) جہاں پناہ اسی عورت نے میرے شوہر کو مارا ہے۔

بادشاہ جہانگیر: (تعجب سے) نور جہاں، کیا تم نے اس کے شوہر کو مارا ہے؟

نور جہاں: ہاں جہاں پناہ! میں نے ہی اس کے شوہر پر تیر چلایا تھا۔

بادشاہ جہانگیر: ہندوستان کے حکمراں جہانگیر سے بات کر رہی ہو، نہ کہ اپنے شوہر سے، اس وقت تم ایک مجرم ہو میری بیوی نہیں۔ بتاؤ! تم نے ایسا کیوں کیا؟

نور جہاں: حضور! وہ مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

بادشاہ جہانگیر: اچھا اِسی بات پر تم نے اُس غریب کو تیر مار کر ہلاک کیا؟ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ تمہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا؟

نور جہاں: میں محل کی کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

بادشاہ جہانگیر: تم مجرم ہو، تم نے ایک معصوم انسان کی جان لی ہے۔

بادشاہ جہانگیر: (فریادی عورت کی طرف مخاطب ہو کر) بہن! نور جہاں نے تمہارا سہاگ چھینا ہے تم بھی اس کا سہاگ چھین لو: (تلوار دیتے ہوئے) لو یہ تلوار اور میرا سر میرے تن سے جُدا کر دو۔ میں ثابت کر دوں گا کہ جہانگیر انصاف کرنے میں اپنا بیگانہ نہیں دیکھتا۔ میں قربان ہو جاؤں گا لیکن عدل و انصاف کا خون نہیں ہونے دوں گا۔

(نور جہاں منہ چھپا کر رونے لگتی ہے۔ جہانگیر فریادی عورت کے سامنے تلوار پھینکتے ہوئے خود کو پیش کر دیتے ہیں)

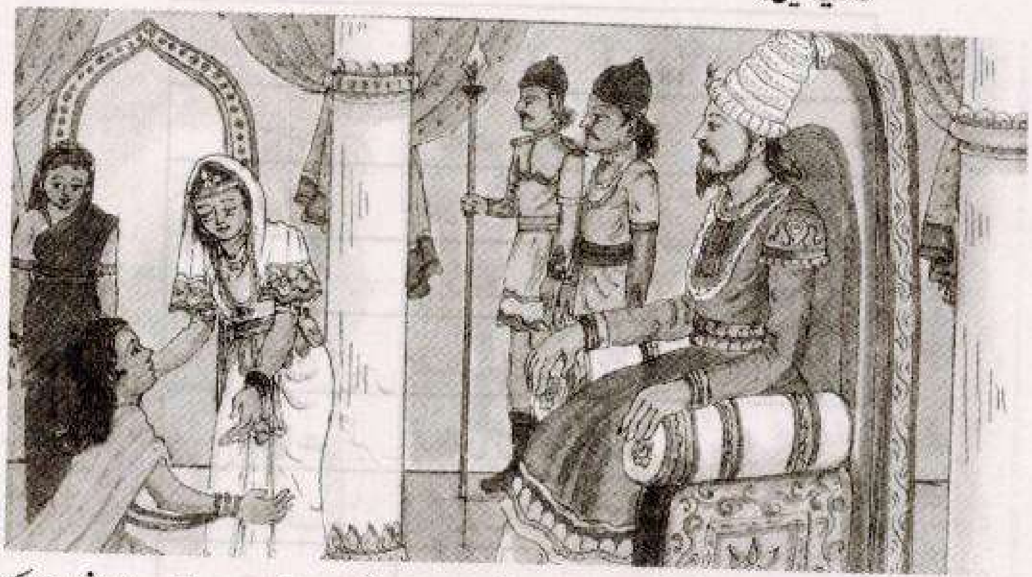

فریادی عورت: نہیں جہاں پناہ، سہاگ کی قیمت میں جانتی ہوں۔ آپ کو مارنے سے میرا شوہر واپس نہیں آسکتا۔

آپ جیسے انصاف پسند شہنشاہ پر میں تلوار چلا کر بیگم صاحبہ کا سہاگ نہیں اُجاڑ سکتی۔ مجھے معاف کریں مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا۔

نور جہاں: (نور جہاں اس فریادی عورت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے) بہن تم نے اس گنہگار پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔تم ایثار و قربانی کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔

بادشاہ جہانگیر: (وزیر سے) آج سے یہ عورت میری بہن ہے۔اس کی دیکھ بھال اور تمام اخراجات کی ذمہ داری میری ہے۔جاؤ اس کے رہنے سہنے کا انتظام کرو۔

تمام درباری: (بادشاہ جہانگیر کا انصاف دیکھ کر) جہاں پناہ کا اقبال بلند ہو۔

مشکل الفاظ کے معنیٰ

لفظ	معنیٰ
سلطنت	حکومت
عدل	انصاف
زار و قطار	بہت رونا
فریادی	انصاف چاہنے والا ، نالش کرنے والا
اخراجات	خرچ کی جمع
عظیم	بڑا، بزرگ
قطار بند	قطار میں رہنا، صف باندھنا

آپ نے پڑھا اور جانا

بچو! آپ نے اس سبق میں ایک ڈرامہ پڑھا ہے، ڈرامہ اردو نثر کی ایک صنف ہے جس میں کسی واقعہ کو مکالمہ کے انداز میں مختلف کرداروں کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے اور جس کو اسٹیج پر اتارا جاسکتا ہے۔ اردو میں ڈرامے کی روایت بہت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ ڈرامہ انگریزی کا لفظ ہے۔

اس ڈرامے میں ڈرامہ نگار نے مغل بادشاہ جہانگیر کی عدل پسندی کو پیش کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انصاف کی نگاہ میں بادشاہ اور رعایا سبھی برابر ہوتے ہیں۔ منصف جب اِنصاف کی کرسی پر بیٹھتا ہے تو وہ اپنے رشتے ناتے، جذبات اور نفع نقصان کو بھول جاتا ہے یہی انصاف کا تقاضہ ہے اور خدا کو پسند بھی۔ لہٰذا بادشاہ جہانگیر نے اپنی پیاری بیگم نور جہاں کی خطا پر ایک معمولی فریادی عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ بیگم نور جہاں سے اپنا بدلہ لے مگر اس ہندوستانی عورت نے اپنی بزرگی ظاہر کرتے ہوئے بیگم نور جہاں کو معاف کردیا۔ جو اس عورت کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

.1 درجہ ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں، صحیح جواب چُن کر لکھیں

(i) اپنی عدل پسندی کے لئے کون مغل بادشاہ مشہور تھا؟

(الف) اکبر　　(ب) جہانگیر

(ج) اورنگ زیب　　(د) شاہ جہاں

(ii) نور جہاں نے کس پر تیر چلایا؟

(الف) ایک بوڑھے شخص پر　　(ب) ایک جوان عورت پر

(ج) ایک چھوٹے بچے پر　　(د) ایک نوجوان مرد پر

(iii) فریادی عورت کا کیا لُٹ گیا؟

(الف) ساگ (ب) باغ

(ج) سُہاگ (د) سامان

(iv) درج ذیل الفاظ میں کون سا لفظ 'محل' کی جمع ہے؟

(الف) محلول (ب) محلے

(ج) محلات (د) محلّہ

(v) درج ذیل الفاظ میں سے کون 'عدل' کا مترادف لفظ ہے

(الف) بدل (ب) فیصلہ

(ج) انصاف (د) الزام

2. **سوچیے اور بتایئے**

(الف) پریشان عورت دربار میں کیوں داخل ہوئی؟

(ب) عورت نے بادشاہ سے کیا فریاد کی؟

(ج) فریادی کی فریاد سُن کر بادشاہ جہانگیر نے کیا کہا؟

(د) کیا نور جہاں کا تیر چلانا درست تھا؟

(ح) جہانگیر کے فیصلے کے بعد عورت نے کیا کہا؟

(و) نور جہاں نے کس کا شکریہ ادا کیا؟

3. **غور کیجئے اور بتایئے**

(i) کیا آپ نے کبھی کسی کی خطا کو معاف کیا ہے؟

(ii) مجرم کو اپنی غلطی تسلیم کرنے پر اُسے معاف کرنا کیسا عمل ہے؟

4. **سمجھئے اور بتایئے**

درج ذیل دو الفاظ کو ایک ہی جملے میں استعمال کریں۔ جیسے:

مشہور، عدل: جہانگیر مشہور اور عدل پسند بادشاہ تھا۔

(i) نور جہاں، ملکہ

(ii) فریادی، درباری

(iii) شوہر، تیر

(iv) قاتل، محل

(v) مجرم، معصوم

5. **نیچے کے جملے کو غور سے پڑھیں اور محاورے کے استعمال کو سمجھ کر دیئے گئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کریں۔**

وہ مجھے دیکھ کر نو دو گیارہ ہوگیا۔ یعنی مجھے دیکھ کر بھاگ گیا۔

(i) آس باندھنا۔ سربلند ہونا۔ اُمید بھر آنا۔ باغ باغ ہونا۔ پانی پانی ہونا

6. **ذیل میں دیئے گئے الفاظ کی جنس بتائیں**

تیر شوہر قاتل محل انصاف

بیگم قیمت کنیز کھڑکی سپاہی

7. **مناسب لفظ سے جملہ پورا کریں**

(i) جہانگیر..........سلطنت کا عظیم حکمران تھا (عدلیہ/مغلیہ)

(ii) بادشاہ شاہی..........پر بیٹھا تھا (تخت/لخت)

(iii) فریادی عورت دربار میں..........ہوئی (عاقل/داخل)

(iv) قاتل آپ کے..........میں ہی ہے (محل/عمل)

(v) میں محل کی کھڑکی سے..........رہی تھی (جھانک/جھانک)

8. **جمع سے واحد بنائیں**

جیسے: محلوں۔محل

بادشاہوں۔ نشتوں۔غربا۔قاتلوں۔سپاہیوں۔مجرموں۔محلات۔تصاویر

9. **واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیں**

فرد۔ آفات۔ حیوان۔ وقت۔ صفات۔ حالت۔ مساجد

پڑھیے جانیے اور سمجھیے

بادشاہ جہانگیر نے کہا: ''سپاہیو! اس عورت کو ساتھ لے جاؤ اور قاتل کو ہمارے سامنے پیش کرو''

درج بالا عبارت میں بادشاہ جہانگیر نے اپنے سپاہی کو حکم دیا ہے، یہ فعل امر کی مثال ہے۔

زمانہ کے لحاظ سے فعل کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل

(۴) مضارع (۵) امر (۶) نہی

فعل امر: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم ہو۔

جیسے: علی وہاں جاؤ۔ رحمت اِدھر آؤ وغیرہ

فعل نہی: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا گیا ہو

جیسے: شراب مت پیو۔ دھوپ میں مت کھیلو وغیرہ

اب کیجیے

درج ذیل اقتباس کو پڑھ کر فعل امر یا فعل نہی کی نشاندہی کیجیے۔

نور جہاں: بہن تم نے اس گنہگار عورت پر بڑا احسان کیا ہے۔ تم ایثار و قربانی کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔

بادشاہ جہانگیر: (وزیر سے) آج سے یہ عورت میری بہن ہے۔ اس کی دیکھ بھال اور تمام اخراجات کی ذمہ داری ہماری ہے۔ جاؤ اس کے رہنے سہنے کا انتظام کرو۔ دیکھو اسے کوئی تکلیف نہ دینا۔

عملی سرگرمیاں:

(i) اپنے استاد اور دوستوں کی مدد سے اس ڈرامے کو اسٹیج کریں۔

(ii) عدل پسندی پر مبنی کوئی کہانی تلاش کریں اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو سنائیں۔